دار الافتاء
جامعة العلوم الاسلامية
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
پاکستان
۲۶ ذوالقعدة ۱۴۴۱
08 JUL 2020

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محترم جناب مفتی صاحب جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

1- کیا ایسا کہنا جائز ہے ؟"اگر ہمارے نبی ﷺ نہ ہوتے تو حضرت آدم علیہ السلام یا دوسرا کوئی نبی پیدا نہیں ہوتا"
لایقول بہ لولا نبینا لم یخلق آدم علیہ السلام وھو خطا (البحر الرائق، کتاب السیر، باب أحکام المرتدین، 204/5)

2- اس بات کی دلیل شرعی کیا ہے ؟ نیز کیا ایسا کہنا جائز ہے ؟
" باقی انبیاء علیہم السلام کو حضور ﷺ کے واسطہ اور طفیل سے نبوت و کمالات ملے"
(لایقول بہ لولا نبینا لم یخلق آدم) قال في التتارخانية وفي جواهر الفتاوىٰ: هل يجوز أن يقال لولا نبينا محمد ﷺ لما خلق الله تعالى آدم؟
قال: هذا شيء يذكره الوعاظ على رؤوس المنابر يريدون به تعظيم محمد عليه الصلاة والسلام والأولى أن يحترزوا عن أمثال هذا فإن النبي عليه الصلاة والسلام وإن كان عظيم المنزلة والرتبة عند الله تعالى كان لكل نبي من الأنبياء عليهم السلام منزلة ومرتبة وخاصية ليست لغيره فيكون كل نبي أصلاً بنفسه (منحة الخالق على البحر الرائق)

3- لولا محمد ما خلقت آدم کے مضمون میں جو روایات وارد ہیں کیا وہ ثابت ہیں؟
اور اگر بالفرض ثابت ہوں ان سے علم ظنی حاصل ہوگا یا علم قطعی؟
اور کیا "اولیت فی الخلق" کے عقیدے کیلئے ان روایات سے قطعی دلیل حاصل ہوتی ہے؟
(نوادالحدیث از شیخ الحدیث مولانا یونس جونپوریؒ، 451-459)

۸۸۲۷
عرفان اجمل

الجواب حامدًا ومصليًا

صورت مسئولہ میں سائل نے جن کلمات کے متعلق سوال کیا ہے، ان کلمات کا مضمون روایات سے ثابت ہے، اس بارے میں اکابرین کے ارشادات ملاحظہ ہوں:

محدث العصر حضرت علامہ یوسف بنوری "حدیث لولاک" سے متعلق لکھتے ہیں:

ابھی یاد آیا کہ ماہ رمضان کے کسی پرچہ میں سائل نے حدیث "لولاک لما خلقت الأفلاک" پر "اتفاقی موضوع" ہونے کا حکم لگایا تھا، اسنادی حیثیت سے قطع نظر کرکے آپ نے یہ توجیہ فرمائی تھی وہ پسند آئی تھی، اس وقت خیال آیا کہ حدیث مذکور سے متعلق کچھ عرض کردیا جائے، لیکن یاد نہیں رہا، آج یاد آنے پر اجمالاً اتنا عرض کیے دیتا ہوں، کہ بالکل یکطرفہ فیصلہ نہ ہو، اور کسی قدر اسنادی حیثیت سے بھی حقیقت سامنے رہے، "لولاک لما خلقت الافلاک" کے لفظ سے تو حدیث نہیں ہے، البتہ اسکے ہم معنی الفاظ کتب حدیث میں موجود ہیں۔

الف:

مستدرک حاکم جلد: ۲ ص: ۶۱۵ میں ابن عباس کی روایت

قال: اوحی اللہ الی عیسیٰ ع یا عیسیٰ! آمن بمحمد وأمر من ادرکته من امتك ان یؤمنوا به فلولا محمد ماخلقت آدم ولولا محمد ماخلقت الجنة والنار

حاکم ابو عبداللہ روایت کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

"هذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاه" حافظ ذہبی اگرچہ فرماتے ہیں:

"اظنه موضوعًا علی سعید" لیکن کوئی وجہ اپنے گمان کی تائید میں بیان نہیں فرما سکے۔

حافظ تقی الدین سبکی اپنی کتاب شفاء السقام میں اور شیخ سراج الدین بلقینی اپنے فتاویٰ میں حافظ حاکم ابو عبداللہ کی تائید میں اسکی تصحیح فرماتے ہیں:

"ومثله لایقال رأیًا فحکمه الرفع"

ب: نیز مستدرک حاکم ج: ۲ ص: ۶۱۵ میں اور مجمع الزوائد ج: ۸ ص: ۲۵۳

دار الافتاء
جامعة العلوم الاسلامية
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
پاکستان

میں بحوالہ طبرانی حضرت عمرؓ کا ایک طویل اثر ہے جس میں حضرت آدم کو یوں خطاب ہوا ہے، "لولا محمد ما خلقتك" حاکم نے اس کی بھی تصحیح فرمائی ہے، اس میں عبداللہ بن زید بن اسلم راوی ضعیف ہے، موضوع ہونے کا حکم پھر بھی مشکل ہے، عبداللہ بن زید ترمذی اور ابن ماجہ کے رجال میں سے ہے

ج:

حضرت علی کا ایک اثر زرقانی شرح مواہب میں ہے:

ان اللہ قال لنبیہ

من اجلك اسطح البطحاء وامو ج الموج وارفع السماء واجعل الثواب والعقاب ... الخ

(ماہنامہ بینات ص: ۱۱-۱۲ تاریخ اشاعت جمادی الاولیٰ ۱۴۲۸)

فتاویٰ محمودیہ میں ہے:

سوال: "لولاك لما خلقت الافلاك" اور "لولاك لما خلقت الدنیا" ان دونوں میں سے کس کے الفاظ صحیح ہے حدیث پاک کی کس کتاب میں مذکور ہے؟

الجواب حامداً و مصلیاً:

"لولاك لما خلقت الافلاك" کو حضرت تھانویؒ نے امداد الفتاوی میں (۹/۳) اور مولانا شاہ عبدالعزیزؒ نے فتاوی عزیزی (۱۲۹/۴) میں موضوع لکھا ہے، علامہ شوکانی نے الفوائد المجموعہ فی الاحادیث الموضوعہ ص ۱۰۵ میں موضوع بتایا ہے، لیکن ملا علی قاریؒ نے موضوعات کبریٰ (ص ۷۰) میں تحریر فرمایا ہے،

لولاك لما خلقت الافلاك قال الصغانی: "موضوع" کذا فی الخلاصہ لکن معناہ صحیح قد روی الدیلمی عن ابن عباس مرفوعاً: اتانی جبرئیل فقال یا محمد لولاك لما خلقت الجنۃ ولولاك لما خلقت النار، وفی روایۃ ابن عساکر لولاك لما خلقت الدنیا اس سے معلوم ہوا کہ اس کے الفاظ موضوع ہے، مگر معنی صحیح ہے، اس عبارت میں سے حدیث "لولاك لما خلقت الدنیا" کا حال بھی معلوم ہو گیا کہ ابن عساکر نے اسکو روایت کیا ہے (۸۴-۸۵/۴)

دار الافتاء جامعہ علوم الاسلامیہ

امداد الفتاوی میں ہے:

سوال: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باعث ایجاد عالم ہے یا نہیں؟ اور حدیث "لولاک لماخلقت الافلاک" پایہ ثبوت تک پہنچتی ہے کہ نہیں؟ اور یہ حدیث کس کتاب میں ہے؟

الجواب: آپ کی اولیت خلق تو بعض روایات سے ثابت معلوم ہوتی ہے، جیسا کہ بعض رسائل میں بحوالہ مواہب لدنیہ بتخریج عبدالرزاق بروایت حضرت جابر بن عبداللہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد منقول دیکھا گیا ہے کہ سب سے اول حق تعالیٰ نے تیرے نبی کا نور پیدا کیا۔ھ لیکن حدیث مذکور فی السوال کہیں نظر سے نہیں گزری بظاہر موضوع معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم

(ج:۵ ص: ۷۹)

دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی پاکستان

الیواقیت الغالیہ میں ہے:

بہرحال قدماء محدثین میں سے ابن جریر طبری وغیرہ اور ان کے بعد حافظ ابن تیمیہ (۱/۱۰۰) حافظ ابن کثیر (ص۹۸) وغیرہ نے اول المخلوقات کے متعلق بہت سارے اقوال ذکر کیے ہیں لیکن کسی نے بھی اس حدیث سے تعرض نہیں کیا ہاں یہ ضرور ہے، کہ حضور انبیاء میں سب سے مقدم ہے، اگرچہ بعثت میں سب سے مؤخر ہے حضرت ابو ہریرہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں:

"کنت اول النبیین فی الخلق واخرھم فی البعث"... الخ

بہرحال اگر روایات ثابت ہو جائیں تو اس سے اولیت فی الخلق کا علم ظنی حاصل ہوتا، اس سے کوئی قطعی بات ثابت نہیں ہوتی۔

(مستفاد از یواقیت الغالیہ ج:۲ ص ۱۲، ۱۳)

کتبہ
عرفان اجمل
متخصص فی الفقہ الاسلامی جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن
۲۹/۱۱/۱۴۴۱ھ - ۲۱/۷/۲۰۲۰ء

الجواب صحیح
محمد عبد القادر

الجواب صحیح
ابوبکر سعید الرحمن

الجواب صحیح
محمد انعام الحق

جامعۃ العلوم الاسلامیۃ مفتی دار الافتاء علامہ بنوری ٹاؤن کراچی پاکستان